OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

جین جیکس روسو کے علم سے متعلق اعتراضات: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک جائزہ

Jean-Jacques Rousseau's Objections regarding Knowledge: An Analysis from the Perspective of Islamic Teachings

Adnan Shahid

M.Phil. Islamic Studies EST(Arabic) Govt. Elementary School, Ranjhai, Daska

Dr. Waqas Ahmed

HOD Islamic Studies, Vital Group of Colleges, Gujranwala

Dr. Muhammad Adeel

EST(Arabic) Govt. High School, Sian, Daska

Abstract

Without knowledge a man cannot know that he is a man. Without knowledge there is no difference among man, animal and non-living beings. Islam gives a great emphasis on knowledge. Without knowledge a man cannot know even about Islam, God and the matters of the universe and living. No doubt Jean-Jacques Rousseau was a great philosopher, presented many theories about different subjects and topics. In his one thesis, he has objected the authenticity of knowledge. It was the need of time to analyses these objections from the teachings of Islam. So here it is done.

Keywords: Rousseau, objections, Knowledge, Analysis

تمہید

جین جیکس روسو (Jean-Jacques Rousseau:1712-1778) سوئٹزر لینڈ کی شہری ریاست جینیوا میں پیدا ہوا اور فرانس میں فوت ہوا۔ 1 اس کی مشہور تصانیف میں "معاہدہ عمرانی" (Social Contract)، "سائنس اور آرٹ کی مخالفت میں مقالہ" (Discourse on the Arts and Science) اور "انسانی اونچ و نیچ کا منبع اور اس کے اسباب" (On the origin and basis of inequality among Men) 2 شامل ہیں۔ روسو نے مختلف موضوعات پر خامہ فرسائی کی

CC BY

ہے۔ علم، آزادی اور سیاسی موضوعات روسو کے اہم موضوعات ہیں۔ علم کے متعلق روسو کے افکار کا جائزہ لینا اس لیے زیادہ ضروری ہے کہ علم کے بغیر آزادی اور نہ ہی سیاست کے موضوعات زیر بحث آسکتے ہیں۔ دوسرا روسو کے نظریات باقاعدہ پاکستان میں بی۔ ایڈ اور ایم۔ ایڈ کے نصاب میں شامل ہیں۔ خدشہ ہے کہ روسو کے علم کے متعلق پیدا کردہ اشکالات و اعتراضات سے لوگ علم سے باغی ہوں گے اور علم کی ناقدری بھی کریں گے۔ روسو نے علم کے متعلق اپنے نظریات کا اظہار "سائنس اور آرٹ کی مخالفت میں مقالہ" میں کیا ہے۔ 1749ء میں روسو نے ڈی جون اکیڈمی کی طرف سے منعقد ہونے والے مضمون نویسی کے مقابلے میں حصہ لیا۔ 3 جبکہ اس انعامی مقابلے کا موضوع یہ تھا کہ علوم و فنون کی ترقی نے اخلاق سدھارنے میں مدد دی ہے یا ان کو بگاڑا ہے؟ 4 بہر حال اس کا جواب دیتے ہوئے روسو نے اس کو علم کے ساتھ مخصوص کر دیا اور یوں علم پر ہی کئی اعتراضات وارد کر کے علم کی حیثیت کو مشکوک بنانے کی کوشش کی۔ جہاں تک یہ بات کہ مقالہ لکھنے کا روسو کو کیا فائدہ ہوا؟ تو اس کا جواب جہاں یہ ہے کہ روسو کا نام علم کی دنیا میں آج تک زندہ ہے وہاں معاشی طور پر بھی روسو کو فائدہ ہوا کہ روسو نے مقالہ لکھا اور اکیڈمی کو پیش کر دیا۔ اس مقابلہ میں 14 افراد نے حصہ لیا مگر انعام روسو کے حصے میں آیا اور 1750ء کو یہ مقالہ شائع کروایا۔ 5 "علم نے اخلاق کو بگاڑ ہے"، اس کے ساتھ ساتھ اس طرح کے کئی اور اعتراضات روسو نے علم پر کر دیئے۔ ان اعتراضات کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ لینا از حد ضروری تھا تا کہ مسلمان علم سے نفرت کی بجائے قرآن و حدیث میں علم سے متعلق احکامات کو جان کر علم سے محبت کر سکیں اور اس کے بارے اپنے ذوق کو مزید بڑھا سکیں اور غیر مسلم بھی علم کے متعلق اسلام کی تعلیمات سے آگاہ ہو سکیں۔ یہاں اب روسو کے علم کے متعلق اعتراضات کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ لیا جاتا ہے۔

روسو کے علم پر اعتراضات

1- علم کے نتائج و اغراض عبث و خطرناک جبکہ علم سستی اور تضیع اوقات کا باعث ہے

روسو علم کی حیثیت کو مشکوک بناتے ہوئے اور لوگوں کو علم سے بد ظن کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> If our Sciences are futile in the objects they propose, they are no less dangerous in the effects they produce. Being the effect of idleness, they generate idleness in their turn, and an irreparable loss of time is the first prejudice which they must necessarily cause to society...the waste of time is certainly a great evil; but still greater evils attend upon literature and the arts. One is luxury, produced like them by indolence and vanity.6

پس علوم کا وجود، جس قدر اپنے اغراض کے لحاظ سے عبث ثابت ہوتا ہے اس سے کہیں زیادہ اپنے نتائج کے اعتبار سے خطرناک ہے، چونکہ علم کاہلی و سہل انکاری کے برگ و بار لاتا ہے اور سوسائٹی کی زمین میں تضیع اوقات کا زہریلہ بیج بوتا ہے۔۔۔ تضیع اوقات بلاشک ایک نہایت مذموم عمل ہے لیکن اس کے علاوہ اور بہت سے ذمائم، علم و ادب کے جلو میں ہوتے ہیں، چنانچہ انہی

میں سے ایک عشرت پسندی ہے جو دیگر خصائل قبیحہ کی طرح کاہلی اور غرور سے پیدا ہوتی ہے۔7روسو کے علم پر کیے گئے ان اعتراضات کا اسلامی تعلیمات سے جائزہ لیا جائے تو وہ کچھ اس طرح ہے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان اعتراضات کا جائزہ

اسلام میں علم کی اہمیت کس حد تک ہے۔ درج ذیل قرآن مجید کی آیات اور احادیث اس کو واضح کر دیں گیئں۔

1۔ علم خدا کی صفت

اسلام علم کو خدا کی صفت قرار دیتا ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے:وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ [8](اور یہ اللہ کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جو اللہ چاہے۔)اس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ کے علم میں سے اسی چیز کا احاطہ انسان کر سکتا ہے جس کا احاطہ خود خدا کروانا چاہے۔یوں یہاں سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ انسان کو جو علم دیا گیا ہے وہ خدا نے دیا ہے۔ اگر علم کا ہی انکار کر دیا جائے تو خدا کی صفت کا انکار لازم آتا ہے اور یہاں سے یہ بات بھی سامنے آجاتی ہے کہ علم خدائی صفت ہے اور خدائی صفت کسی طرح پر کاہلی نہیں ہے کہ علم کے بارے یہ کہا جائے کہ وہ کاہلی کی پیداوار ہے۔ اسی طرح علم اپنے مقاصد اور نتائج سے کلی طور پر عبث اور خطرناک نہیں ہوتا بلکہ دنیا اور آخرت میں کئی فوائد کا حامل ہوتا ہے جس کا تذکرہ آنے والی سطور میں ہو جائے گا۔

2۔ قرآن وحدیث میں علم کی ترغیب

اسلامی تعلیمات علم کی ترغیب دلاتی ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے:يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ [9](اللہ ان لوگوں کو درجوں میں بلند کرے گا جو تم میں سے صاحب ایمان اور جن کو علم دیا گیا۔)اسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے:طلب العلم فريضة على كل مسلم [10](علم حاصل کرنا ہر مسلمان(مردوعورت)پر فرض ہے۔)

قرآن مجید کی ایک اور آیت میں آتا ہے:قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ [11](کہہ دیجیے کیا برابر ہیں وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے۔) قرآن مجید اور حدیث نبوی ایسی چیز جو اپنے نتائج، اغراض، مقاصد کے لحاظ سے عبث اور خطرناک ہو اور تضیع اوقات کا باعث ہو، کے بارے ترغیب نہیں دے سکتے ہیں۔ قرآن مجید کا علم کی ترغیب دینا اس چیز کو بھی سامنے لاتا ہے کہ علم کو تو کاہلی سے سیکھنا بھی نہیں چاہیے چہ جائیکہ یہ کہا جائے کہ یہ کاہلی کی پیداوار ہے۔

3۔ علم ایمان اور عبادت کا رہنما

قرآن مجید میں آتا ہے:حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا [12](ہمارے لیے تو بس وہی طریقہ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔)اسی طرح ایک اور آیت میں آتا ہے:فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ [13](خوب اچھی طرح جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔)یوں ان آیات سے بھی یہ بات نکھر کر سامنے آتی ہے کہ خدا کی عبادت اور ایمان کے لیے علم کا ہونا ضروری ہے۔اس لیے علم وقت کا ضیاع اور اپنے مقاصد اور نتائج میں خطرناک نہیں بلکہ فائدہ مند ہے۔

4۔ حصول علم عبادت سے افضل ہے

رسول اللہ ﷺ علم کی اہمیت کے متعلق فرماتے ہیں: فضل العلم خیر من فضل العبادة [14](علم میں فضیلت و برتری حاصل کرنا عبادت میں فضیلت و برتری حاصل کرنے سے بہتر ہے۔) اگر علم وقت کی تضیع، مقاصد اور نتائج میں خطرے کا باعث ہوتا تو رسول اللہ ﷺ یقیناً کبھی بھی عبادت سے مقدم علم کو نہ کرتے۔

5۔ متلاشی علم راہ خدا میں

ایک حدیث رسول ﷺ علم کے متعلق اس طرح آئی ہے: من خرج فی طلب العلم فھو فی سبیل اللہ حتی یرجع [15](جو شخص علم کے حصول کے لیے گھر سے باہر نکلا وہ جب تک واپس نہیں آجاتا اللہ کی راہ میں ہوتا ہے۔) دین اسلام میں جہاد کا اپنا ایک مقام اور مرتبہ ہے جبکہ علم وقت کا ضیاع، مقاصد اور نتائج میں خطرناک محض ہوتا تو رسول اللہ ﷺ علم کے متلاشی کو کبھی بھی اللہ کی راہ میں نہ کہتے۔

6۔ تضیع علم علامات قیامت میں سے ہے

جہاں تک علم کو تضیع اوقات کہنے کا تعلق ہے تو رسول اللہ ﷺ کی علم کے بارے تعلیم یہ ہے: قال رسول اللہ ﷺ: من اشراط الساعة ان یرفع العلم و یثبت الجھلو یشرب الخمر و یظھرنا الزنا[16](رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت قائم ہو جائے گی یا پھیل جائے گی اور شراب پی جائے گی اور زنا علی الاعلان کیا جائے گا۔) رسول اللہ ﷺ کی تعلیم سے اس بات کا احساس کھل کر ہو جاتا ہے کہ علم تضیع اوقات کا سبب نہیں ہے بلکہ تضیع علم علامات قیامت سے ہے۔ علم تضیع اوقات ہے، اسلامی تعلیمات سے اس بات کا رد اس طرح بھی ہوتا ہے کہ دین اسلام میں علم کے امانت ہونے کا احساس موجود ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تناصحوا فی العلم فان خیانة احدکم فی علمه اشد من خیانته فی ماله وان اللہ سائلکم یوم القیمة [17](علم کے بارے میں ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہا کرو۔ تم میں سے کسی ایک کی علمی خیانت اس کی مالی خیانت سے بڑا جرم ہے اور اللہ قیامت کے روز تم سے اس بارے میں پوچھے گا۔)

یوں اگر یہ تضیع اوقات ہوتا تو اس کا ابلاغ دین اسلام میں بھی منع ہوتا۔ اسلامی تعلیمات جہاں علم کے متعلق روسو کے ان اعتراضات کی جڑ اکھاڑ رہی ہیں، موجودہ دور کی ترقی کی نمائش، سہولیات اور علمی فوائد بھی روسو کے علم پر ان نظریات کو تہہ نہس کرتے ہیں۔

2۔ علم مخرب اخلاق ہے

روسو علم پر اعتراضات کو یہیں تک ہی نہیں ختم کر دیتا بلکہ اعتراضات کے سلسلے کو بڑھاتے ہوئے علم کو مخرب اخلاق بھی گردانتا ہے، وہ لکھتا ہے:

Our minds have been corrupted as the arts and sciences have improved.18

(جس قدر علم و فن میں ترقی ہوئی، اسی قدر اخلاق بگڑتے اور گندے ہوتے گئے۔19)

کیا واقعی ہی روسو جیسا علم کے متعلق سمجھتا ہے کہ یہ مخرب اخلاق ہے۔ اسلامی تعلمات بھی علم کے متعلق بھی یہی کہتی ہیں یا کچھ اور؟

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اعتراض کا جائزہ

قرآن مجید میں علم کے متعلق آتا ہے:اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ 20پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا، پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا، آدمی کو سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔) اگر علم مخرب اخلاق ہوتا تو خدا علم انسان کو نہ سکھاتا۔ اگر علم مخرب اخلاق ہوتا تو کائنات کے سب سے عظیم انسان کے متعلق قرآن پاک کا یہ ارشاد نہ ملتا:وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ[21] (اے پیغمبر! بے شک آپ ﷺ عظیم ترین اخلاق کے مالک ہیں۔)

پیغمبر اسلام کو علم دینے والی ذات خدا کی تھی اور اسی علم کی بدولت آپ عام اخلاق پر نہیں بلکہ اخلاق کے بلند ترین مرتبے پر فائز ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اگر علم کو مخرب اخلاق سمجھتے تو اپنے لیے کبھی یہ دعا نہ فرماتے کہ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا[22] (اے میرے رب! مجھے علم زیادہ دے۔) یہاں کائنات کے سب سے بڑے اور عظیم شخص کی مثال اس لیے پیش کی گئی ہے کہ سرے سے روسو کا یہ اعتراض باطل ہو جائے کہ علم مخرب اخلاق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر اخلاق کے بلند مرتبے پر فائز ہونا چاہتے ہیں تو علم میں ارتقاء دین اسلام میں ضروری ہے۔

3۔ علم حق و باطل کی تفریق ختم کرتا ہے

روسو علم کی افادیت اور اہمیت کو ختم کرنے کے لیے علم پر ایک اور اعتراض یوں اٹھاتا ہے:

> What a variety of dangers surrounds us! What a number of wrong paths present themselves in the investigation of the sciences!through how many errors, more perilous than truth itself is useful must we not pass to arrive at it? The disadvantages we lie under are evident; for falsehood is capable of an infinite variety of combination; but the truth has only one manner of being.23

> چو طرفہ خطرات کا ہجوم ہے اور تحقیق کی گرو پیش اتنی غلط راہیں کھلی ہوئی ہیں کہ ہمارے قدم کا صحیح راہ پر پڑنے کے بجائے غلط راہ پر پڑ جانے کا زیادہ احتمال ہے۔۔۔ اس لیے حق کی واحد مطلق شکل ہے، تو باطل بے شمار شکلوں میں ہمارے سامنے آ کر ہمیں دھوکا دے سکتا ہے۔24

اسلامی تعلیمات حق و باطل کے متعلق کیا رہنمائی دیتی ہیں؟ وہ کچھ اس طرح ہیں۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اعتراض کا جائزہ

حق و باطل اور غلط و صحیح کے بارے اسلام کا نظریہ: قرآن مجید میں حق و باطل کے بارے میں آتا ہے:اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ[25] (تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے تو تم ہر گز شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔) یہاں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام میں حق و باطل کا تصور انتہائی روشن اور نمایاں ہے اور حق کو حق خدا کی طرف سے مانا گیا ہے۔ خدا خود بھی حق ہے، اس کی تعلیمات، رسول، نبی، فرشتے اور دیگر ایمانیات اور مخلوق بھی حق ہیں۔ ایک اور آیت میں آتا ہے:يَاَهْلَ

الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ 26(اے اہل کتاب تم سچ کو جھوٹ کے ساتھ خلط ملط کیوں کرتے ہو اور حق کو کیوں چھپاتے ہو اور تم جانتے بھی ہو ۔) خدا تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ اس کے حق کو باطل کے ساتھ ملایا جائے یا اسے چھپایا جائے۔ ایک حدیث میں آتا ہے:القضاة ثلاثة واحد في الجنة واثنان في النار فاما الذي في الجنة فرجل عرف الحق فقضى به [27](فیصلہ کرنے والے تین قسم کے ہیں ان میں سے ایک جنتی اور دو جہنمی ہیں۔ جنتی وہ ہے جس نے حق کو پہچان لیا اور حق کے ساتھ / موافق فیصلہ دیا۔) دین اسلام میں ایسے شخص کے لیے جنت ہے جس نے حق پہچان لیا اور پھر اس کے موافق فیصلہ دیا۔ اگر روسو کی بات کو مان لیا جائے تو کوئی جنتی نہ رہے اور کہیں حق و باطل کی کشمکش نہ رہے اور یوں اسلامی تعلیمات پر بھی حرف آئے۔

4۔ علم شجاعت کے لیے سم قاتل اور بزدلی کا باعث ہے

روسو علم پر آخری اعتراض ان الفاظ کے ساتھ کرتا ہے:

> Experience plainly tells us, that in military matters and all that resemble them application to the sciences tends rather to make men effeminate and cowardly than resolute and vigorous.28

> (تجربہ قطعی طور پر بتلاتا ہے کہ علم و فن کی جانب رغبت اور اس کی تحصیل انسان کو بزدل بلکہ نامرد بنا دیتی ہے اور فوجی یا اسی قبیل کے دیگر مشاغل کے واسطے، ان کو بالکل از کار رفتہ بنا دیتی ہے۔29)

کیا واقعی علم انسان کے لیے سم قاتل اور بزدلی کا باعث ہے؟ اسلام اس اعتراض کی جڑ سرے سے ہی اکھاڑ دیتا ہے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اعتراض کا جائزہ

اس اعتراض کو سمجھنے کے لیے قرآن و حدیث کا نظریہ شجاعت جان لینا اہم ہے۔ قرآن مجید لڑنے کے بارے یہ حکم دیتا ہے:وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ[30] اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی خدا کی راہ میں ان سے لڑو اور زیادتی نہ کرنا کہ خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۔) بہادری اگر لڑنے اور جنگیں لڑنے کا ہی نام ہے تو دین اسلام مطلق لڑنے کا قائل ہی نہیں ہے۔ قرآن مجید جو کہ بذات خود علم بھی ہے کہ لڑنے کا حکم کئی شرائط کے ساتھ مقید اس میں موجود ہے۔ یوں انسان کی اس خوبی کو بھی اسلام مارتا نہیں بلکہ اسے اپنی احسن تعلیمات کی حدود میں مقید کر دیتا ہے۔ پھر جن لوگوں سے لڑا جارہا ہو اس پر زیادتی بغیر علم کے علم میں آنا ناممکن ہے۔ یہاں سے دین اسلام کا نظریہ شجاعت جو کہ زیادتی سے عاری ہے، وہ بھی کھل کر سامنے آجاتا ہے۔ اسی طرح حدیث نبوی ﷺ میں آتا ہے:قام فيهم، فقال: يا ايها الناس، لا تتمنوا لقاء العدو، واسالوا الله العافية، فاذا لقيتموهم فاصبروا، واعلموا ان الجنة تحت ظلال السيوف [31](آپ ﷺ ان (ساتھیوں) کے درمیان کھڑے ہوتے اور فرماتے:"لوگو! دشمن سے مقابلے کی تمنا مت کرو اور اللہ سے عافیت مانگو، (لیکن) جب تم ان کا سامنا کرو تو صبر کرو اور جان رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔) احادیث نبوی ﷺ جو کہ بذات خود علم ہیں اور علم کا باعث بھی ہیں۔ وہ بزدلی کی جڑ اکھاڑ دیتی ہیں، جیسا کہ فضول جنگ و جدال سے روکتی ہیں لیکن اگر دشمن سے جنگ ہو جائے تو پھر میدان جنگ میں ٹھہرے رہنے اور

تلوار کے استعمال پر بھی ابھارتی ہیں۔یوں علم بزدلی کا سبب نہیں ہوتا بلکہ بزدلی کا علم دے کر سرے سے ہی بزدلی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔

نتائج بحث

روسو اور روسو جیسے دیگر فلسفی کوئی شک نہیں کہ اسلام کی تعلیمات سے عموماً بے خبر ہوتے ہیں اور جانے انجانے میں اس طرح کے نظریات پیش کرتے رہتے ہیں کہ اگر ان کو مان لیا جائے تو زندگی گزارنا مشکل ہی نہیں ناممکن سی ہو جائے۔موجودہ دور میں جہاں روسو اور ان جیسے دیگر فلسفیوں کو نصاب کا حصہ بنایا جا رہا ہے اور ان کی کتب کے تراجم کیے جا رہے ہیں تو یقیناً یہ خوش آئند بات ہے مگر وہاں ساتھ ساتھ ان کے نظریات کا اسلامی تریاق بھی قارئین تک پہنچنا چاہیے تاکہ وہ باتیں جو دین اسلام کے مقابل آرہی ہیں وہ رد ہو سکیں اور مسلمان اس کا شکار ہونے سے بچ سکیں جب کہ غیر مسلم دین اسلام کی تعلیمات کی وسعت اور عالمگیر خوبی کا احساس کر سکیں۔

References

[1]Jamshad Nayab, *Rousseau Aur Marks*(Lahore: Fiction House, 2012),15.
[2] Robi, Ahmed Aqeel, Ilm- o- Danish k memaar(Islamabad:National Book Foundation, 2011),314.
[3] Jamshad Nayab, Rousseau Aur Marks, 22.
[4] Qazi Javid, Rousseau (Lahore: Fiction House, 2014),40.
[5] Qazi Javid, Rousseaue,43
[6] Jean-jacques Rousseau, Discourse on the Arts and Sciences, Translater: G.D.H Cole, (1750), 9- 10.
[7] Jean-jacques Rousseau, Makala Rousseau, Translator: Sahib zada zafar ullah Hussain Khan (Azam Garah: Matba muarif, 1924), 32,34.
[8] Al-Baqarah 2:255.
[9] Al-Mujadila 58:11.
[10] Muhmmad Ibn Yazid Ibn-e-Majah, Sunan Ibn-e-Majah(Dar-ul-Islam, 2005), Hadith No:224.224
[11] Az-Zumar 39:9.
[12] Al-Maidah 5:104.
[13] Al-Muhammad 47:19.
[14]Al-tabrani, Suleman bin Ayoob, Abu-al-Qasim,Al-mujam Al-Osat(Qahra:Dar-ul-Harmain),Hadih No:3960.
[15] Abu Esa Muhammad Ibn Eisa Tirmzi, Sunan Tirmzi(Beirut: Dar al-Ghrab al- Islami, 1998),Hadith No:2647.
[16] Al-Qushari,Muslim Bin Hajaj, Al-Jame Al-Shahi(Lahore:Numani kutab Khana, 2004),Hadith No:6758.
[17] Al-tabrani, Suleman bin Ayoob, Abu-al-Qasim,Al-mujam Al-Kabir(Moosal:Maktaba Aloom),11,270.
[18] Jean-jacques Rousseau,Discourse on the Arts and Sciences,5.
[19]Jean-jacques Rousseau, Makala Rousseau, Translator: Sahib zada zafar ullah Hussain Khan ,19.
[20] Al-Alaq 96:1-5.

[21] Al-Qalam 68:4.
[22] Taha 20:114.
[23] Jean-jacques Rousseau,Discourse on the Arts and Sciences, 9.
[24] Jean-jacques Rousseau, Makala Rousseau, Translator: Sahib zada zafar ullah Hussain Khan ,31.
[25] Aale-Imran 3:60.
[26] Aale-Imran 3:71.
[27] Al-Sajastani, Sulemaan bin Ashas, Sunan Abu dawood,Hadih No:3578.
[28] Jean-jacques Rousseau,Discourse on the Arts and Sciences,12.
[29] Jean-jacques Rousseau, Makala Rousseau, Translator: Sahib zada zafar ullah Hussain Khan ,39.
[30] Al-Baqarah 2:190.
[31]Muslim Bin Hajaj Al-Qushari, Al-Jame Al-Shahi(Lahore: Numani kutab Khana, 2004),Hadith No:1742.